شہیدِ کربلا کی صدائے انقلاب اور دورِ حاضر کا مسلمان

از مولوی محمد امر اللہ خاں صاحب عارف سراجی

اسلامی نقطۂ نظر سے ماہ محرم الحرام نہایت ہی متبرک اور جستم بالشان مہینہ ہے جہاں تک اسلام کی سچی تاریخوں کے بیان کا تعلق ہے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اسی عاشورۂ محرم ہی میں صداقت و حقانیت کے علمبردار پیغمبر پاکباز رسول حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو فرعون جیسی عظیم قوت کے مقابلہ میں فتح مبین حاصل ہوئی تھی اور فرعون اپنی پوری حکومت و سطوت، جاہ و حشم، ظلم و جبروت اور فرعونی قہرمانیوں کے ساتھ دریائے نیل کی طوفانی موجوں میں غرق ہو کر فنا ہو گیا تھا اور یہی وہ زبردست اہمیت کا حامل عشرۂ محرم الحرام ہے جس میں حضرت حسین ابن علی علیہما السلام کو میدان کربلا میں تاریخی شہادت نصیب ہوئی اور کوفہ کے غدار، بیوفا اور اہل بیت کے بدترین دوست نما دشمن شیعوں نے تاجدار مدینہ نبی آخر الزماں کے نواسے، جگر گوشۂ علی اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کے لال کو پوری بیدردی اور سنگدلی کے ساتھ بھوکا پیاسا رکھ کر شہید کر ڈالا۔ شہید کربلا کی صدائے انقلاب کیا ہے۔ اور آج کا مسلمان اس پر کس حد تک عمل کر رہا ہے۔ اس کو بتانے سے پہلے ضمنی طور پر میں اس عظیم الشان غلط فہمی کو دور کر دینا چاہتا ہوں جو اکثر مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ عشرۂ محرم میں شیعوں کی غیر معمولی آہ و فغاں، نالہ و شیون، رنج و الم اور حسین ابن علیؓ کی یاد میں بناوٹی سینہ کوبی کی وجہ سے کچھ مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ شیعہ حضرات صحیح معنوں میں محبِّ اہل بیت ہیں۔ اُن کے قلوب کے گوشے اہل بیت کی محبت سے معمور ہیں اور میدان کربلا میں امام حسینؓ کی ہمدردانہ شہادت اور مظلومیت کی تاب نہ لاکر یہ لوگ سینہ کوبی کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس سے کوسوں دور ہے بلکہ تاریخ کی بے لاگ اور صداقت سے بھرپور شہادت کی بنا پر میں پوری ذمہ داری اور دعوی کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ شیعہ حضرات اہل بیت کے اور امام حسینؓ کے دشمن ہیں۔ انھوں نے امام مظلوم کے ساتھ مکاری اور غداری کی ہے اور امام موصوف کے قاتلین بھی درحقیقت یہی نام نہاد شیعہ حضرات ہی ہیں۔ اس لئے اس نالہ و شیون کا مقصد اپنی اس غداری پہ پردہ ڈالنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اپنے اس دعوی کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کے لئے میں ایک تاریخی شہادت پیش کر رہا ہوں اور یہ بھی شیعوں کی معتبر کتابوں سے ماخوذ ہے "رجب ۶۰ھ مطابق ۶۸۱ء میں جب امیر معاویہ کی وفات واقع ہوئی تو کوفہ کے تمام شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے گھر میں جمع ہوئے حمد و ثنا کے بعد وفات معاویہ اور بیعت یزید کے مسئلہ پر بحث چھڑ گئی۔ سلیمان نے کہا کہ چونکہ حضرت امام حسینؓ بیعت یزید کا انکار کر کے مکہ کو چلے گئے ہیں

اور تم لوگ ان کے اور اُن کے باپ کے شیعہ ہو۔ لہذا اگر تم اُن کی مدد کر سکو اور تم کو یقین ہو کہ اُن کی کافی مدد اور نصرت کر سکو گے تو ایک خط لکھ کر امام موصوف کو بلا لو۔ لیکن اگر مدد اور نصرت و اعانت کے اندر ذرہ برابر سستی اور کاہلی کا شبہ ہو تو اُن کو فریب مت دو کیونکہ اس طرح ہلاکت میں پڑ جاؤ گے۔ یہ سُنکر تمام شیعوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ جب امام عالی مقام حسینؓ ابن علیؓ ہمارے یہاں تشریف لائیں گے تو ہم سب لوگ پوری محبت اور اخلاص کے ساتھ اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کر لیں گے (جلاء العیون ص۴۳ و ناسخ التواریخ ص۱۳۰ و مہیج الاحزان ص۱۴۸) پھر سلیمان بن صرد، مسیب بن نجبہ، رفاعہ بن شداد، حبیب بن مظاہر وغیرہ کی طرف سے حضرت حسینؓ کی طرف دعوت نامہ روانہ کیا گیا جس کا مضمون حسب ذیل ہے:

"یہ عریضہ حسین ابن علی کی خدمت میں اُن کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے روانہ کیا جا رہا ہے۔ اما بعد! جلدی اپنے دوستوں اور خیر خواہوں میں پہنچ جائیے۔ اس ملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم میمنت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے سوا کسی کی طرف رغبت نہیں کرتے۔ بدقسمتی سے اس وقت ہم لوگوں کا کوئی پیشوا نہیں ہے۔ آپ ہماری طرف توجہ فرمائیے ہم آپ کے فرمانبردار شیعہ ہیں۔ اگر آپ تشریف لائیں تو ہم فوراً کوفہ پر دھاوا بول دیں گے اور موجودہ حاکم کو نکال دیں گے اور آپ کی اطاعت میں کمربستہ رہیں گے (جلاء العیون)

شیعانِ اہلِ کوفہ کی طرف سے اس قسم کے ہزاروں خطوط کے آنے کے بعد تحقیق حال اور حالات کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے امام مسلم کو پہلے کوفہ روانہ کر دیا اور اُن سے اسی ہزار کوفی شیعوں نے بیعت کر لی (ناسخ التواریخ ص۱۳۳) مگر کس قدر دردناک ہے یہ واقعہ کہ وہی مسلم جن سے ابھی کل اسی ہزار شیعوں نے مارنے اور مرنے پر بیعت کی تھی آج بالکل بیکسی اور کس مپرسی کی حالت میں تنہا فجر کی نماز کے لئے جاتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مسلم نے اپنے غلام سے دریافت کیا یا غلام ما فعل اھل ھذا المصر اے غلام! اس شہر والوں نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ غلام نے جواب دیا۔ اے سید اور مولیٰ! اس شہر والوں نے حسین کی بیعت کو پیروں تلے کچل ڈالا ہے اور یزید کی بیعت کر لی ہے (ناسخ التواریخ) آخر کار پوری سنگدلی کے ساتھ امام مسلم کو پتھروں سے شہید کر ڈالا۔ اور جب انہیں غداروں، رسوائے دین و دنیا ظالم شیعوں نے میدان کربلا میں امام حسینؓ کو قتل کرنے کے لئے چاروں طرف سے گھیر لیا تو حضرت حسینؓ نے فرمایا: "تبا لکم ایھا الجماعۃ وترحا وبؤسا لکم وتعسا حین استصرختمونا فاصرخنا لکم موجفین فشحذتم علینا سیفا کان فی ایدینا وحششتم علینا نارا اضرمنا علی عدونا وعدوکم ولکنکم استصرعتم الی بیعتنا کطیرۃ الدباء وتھافتم الیھا کتھافت الفراش ثم نقضتموھا (احتجاج طبری ص۱۵۴) اے لوگو! تمہارے لئے ہلاکت اور بربادی ہو۔ خدا کرے تم تباہ حال ہو جاؤ تم نے ہم کو بے چین اور بیقرار ہو کر پکارا اور ہم آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگئے تو تم نے ہم پر وہ تلوار تیز کی جو فی الحقیقت ہمارے ہاتھوں میں تھی اور تم نے وہ آگ ہم پر بھڑکائی جسے ہم نے اپنے اور تمہارے دشمنوں پر بھڑکایا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تم ہماری بیعت کی طرف کندوے کے کیڑے کی طرح دوڑے اور پروانہ وار اس پر گر پڑے۔ مگر پھر غداری کی اور بیعت توڑ دی۔" امام حسین کربلا میں خیمے سے باہر کرسی پر بیٹھے ہوئے اپنے شیعوں کے خطوط کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے ایک عراقی راہ گیر نے اس پریشانی کی